ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

بیداری عورت میں عورت کا کردار: شریعت اسلامیہ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

THE ROLE OFF WOMAN IN AWAKENING WOMAN: AN ANALYTICAL STUDY IN THE CONTEXT OF ISLAMIC SHARIA

Dr.Habib ur Rehman

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore.

Dr. Muhammad Akram

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore.

Khalid Mehmood Shah

.Ph.D Scholar :Department of World Religion, Federal Urdu University, Karachi

Khalidbinafzal@gmail.com

Hafiz Abaidur Rehman

Lecturer, Department of Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore.

Abstract

Allah has revealed the steps that women need to take to ensure their protection and respect within society, and for them to find the love and dignity that they deserve. All of these measures benefit women and seek to prevent damage to their interests or any form of oppression and unnecessary stress. Nothing in Islam prevents a woman from accomplishing herself or attaining her goals. Societies may erect barriers, but nothing in the spirit of the Qur'an. The issue of women's collective rights and duties is so clear in Islam. That no special effort is required to understand it- Women are an integral part of society- It has a special role in every aspect of life, political, economic, family and educational. Now the need of current circumstances that the every Muslim woman completely adopt the Islamic civilization it's an Identity for her and saver her life otherwise failed.

Keywords: Quran Majid, Ideology, Awakening of Women,

اسلام نے عورت کو مختلف نظریات و تصورات کے محدود دائرے سے نکال کر بحیثیت انسان کے عورت کو مرد کے یکساں درجہ دیا،اسلام کے علاوہ باقی تمام تہذیبوں نے خصوصاً مغرب جو آج عورت کی آزادی، عظمت اور معاشرے میں اس کو مقام و منصب دلوانے کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتا ہے۔ لیکن اس معاشرے نے ہمیشہ عورت کے حقوق کو سبوتاژ کیا،اور عورت کو اپنی محکومہ اور مملوکہ بنا کر رکھا۔یہی وجہ ہے کہ دنیا کی مختلف تہذیبوں اور اقوام نے عورت کے لئے سینکڑوں قانون بنائے مگر یہ قدرت کا کرشمہ ہے کہ عورت نے اسلام کے سوا اپنے حقوق کی کہیں داد نہ پائی۔۔جدید تہذیب بھی عورت کو وہ حیثیت نہ دے سکی جس کی وہ مستحق تھی۔ارتقائے تہذیب نے عورت و مرد کے درمیان فاصلوں کو اتنا بڑھا دیا کہ عورت کی حیثیت کو اور زیادہ پست کر دیا۔

علاوہ ازیں مذہب اور خصوصاً بڑی بڑی تہذیبوں نے صنفِ نازک کو ناپاک بتا کر اس کا رتبہ اور بھی کم کر دیا۔ مگر اسلامی تہذیب نے عورت کو عظیم مقام دیا، بلکہ کائنات کا اہم ترین جز قرار دیا۔

اسلام کی آمد عورت کے لئے غلامی، ذلت اور ظلم واستحصال کے بندھنوں سے آزادی کا پیغام تھی۔اسلام نے ان تمام قبیح رسوم کا قلع قمع کر دیا جو عورت کے انسانی وقار کے منافی تھیں،اور عورت کو وہ حیثیت عطا کی جس سے وہ معاشرے میں اس عزت و تکریم کی مستحق قرار پائی جس کے مستحق مرد ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے تخلیق کے درجے میں عورت کو مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں رکھا ہے۔اسی طرح انسانیت کی تکوین میں عورت مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ۚ وَ لَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۔1

(جو بھی کوئی نیک کام کریگا خواہ وہ کوئی مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ ایمان رکھتا ہو، تو ہم اسے (دنیا میں) ضرور ایک پاکیزہ زندگی سے نوازینگے اور (قیامت کے روز) ہم ایسے لوگوں کو ضرور ان کا اجر عطا کریں گے ان کے ان بہترین اعمال کے مطابق جو وہ (زندگی بھر) کرتے رہے تھے)

تاریخ کے ادوار میں عورت کی جو تصویر ابھر کر آتی ہے، وہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ ان تمام نشیب و فراز اور مرد کے اقتدار و طاقت کے باوجود عورت نے شکست تسلیم نہیں کی۔ اگرچہ اسے دبایا گیا، کچلا گیا اور اس کی شخصیت کو توڑا گیا، مگر اس کے باوجود اس نے اپنی بقا کی جنگ لڑی اور تاریخ میں ایک طاقت کی حیثیت سے خود کو برقرار رکھا۔ اس کی مثال ان عورتوں سے دی جاسکتی ہے جنھوں نے بحیثیت سربراہِ مملکت، فوج کی سپہ سالار، ادیبہ و شاعرہ و فن کار کی حیثیت سے خود کو تسلیم کروایا حالانکہ وہ مردوں کی دنیا تھی مگر مردوں کی روایات و ماحول میں رہتے ہوئے انھوں نے خاموشی سے اپنے وجود کو برقرار رکھا اور یہی عورت کی مستقل مزاجی ہے کہ اس نے مردوں سے اپنی ذات کی پہچان کرائی اور آج وہ زندگی کے ہر شعبے میں موجود ہے۔"2

یہ خاص طور پر تانیثیتی فکر کا بیانیہ ہے جس میں عورت کے وجود اور الگ تشخص کے انکار کو اُس کے حقوق کی پامالی سے بڑا ظلم سمجھا جاتا ہے۔ دراصل اُس کے حقوق کی پامالی کا آغاز ہی اس کے وجود کی نفی سے ہوا۔ انسانی تاریخ کے بڑے حصے میں عورت کی بطور آزاد انسانی وجود کوئی حیثیت نظر نہیں آتی۔ کم از کم تحریری تاریخ اور اس کے موجودہ فریم ورک میں تو یہی صورتِ حال ہے۔ عورتوں میں اپنے حقوق کا شعور اور جدوجہد کی تحریکیں بھی عہدِ جدید میں ہی ملیں گی عہدِ قدیم کی تاریخ اُس کی طرف سے کوئی مزاحمت یا احتجاج نہیں ملتا۔ ڈاکٹر مبارک علی بتاتے ہیں کہ تاریخ میں اُس کا ذکر کسی مثبت سرگرمی میں بھی نظر نہیں آتا بلکہ اُسے ہمیشہ معاشرتی زوال کی وجہ کے طور پر پیش کیا گیا۔:

تاریخ کے اوراق میں جب بھی قوموں کے عروج کا ذکر ہوتا ہے تو اس میں عورتیں شامل نہیں ہوتیں مگر جب قومیں زوال پذیر ہوتی ہیں تو اس وقت ساری ذمہ داری عورت پر آجاتی ہے کیونکہ اس صورت میں حکمران طبقوں پر یہ تنقید کی جاتی ہے کہ انہیں شراب اور عورت نے تباہ کیا۔ عورتوں کی مجلس اور صحبت میں رہنے کی وجہ سے ان کی مردانہ صفات ختم ہو گئیں اور نسوانی عادتیں آ گئیں۔ لہٰذا اس بات پر اکثر مؤرخ متفق ہیں کہ ہر قوم کے زوال میں عورتوں نے حصہ لیا۔ مشہور جرمن مؤرخ تھیوڈور مومزن جسے ۱۹۰۲ء میں ادب کا نوبل ملا اور جس نے رومی تاریخ پر تحقیق کی، وہ رومیوں کے زوال کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ جیسے جیسے عورت کا سماجی رتبہ بڑھتا گیا، رومی معاشرہ زوال پذیر ہوتا چلا گیا۔3

بہترین نمونہ:

انفرادی و اجتماعی زندگی میں انقلاب لانے کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے سامنے کوئی رول ماڈل بھی ہو جس کو دیکھتے ہوئے اور اس کے اسوہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہم اپنی زندگی میں انقلاب برپا کر سکیں۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ4. "تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے۔"

مطلب اگر زندگی میں انقلاب برپا کرنا چاہتے ہو تو پھر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو کہ انہوں نے سیاسی، انفرادی، معاشی اجتماعی، قومی اور بین الاقوامی زندگی میں انقلاب کیسے برپا کیا۔

مدینہ کو پہلی اسلامی ریاست بناتے ہوئے وہاں سیاسی انقلاب برپا کر کے دکھایا اور روئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واحد سب سے عظیم راہنما بن گئے کہ جو اللہ رب العزت کے سب سے بڑے مطیع ہیں یعنی حکومت میں آکر خدا کی اطاعت کر کے دکھائی۔ فتح مکہ کے موقع پر اپنے دشمنوں کو معاف فرمادیا۔ گویا اپنے دشمن کو معاف کر دینا بھی اطاعتِ خداوندی ہے۔ لہٰذا بغض اور غصہ پال کر بدلہ لینا انحراف ہے جبکہ فاتحانہ شان سے معاف کر دینا یہ انقلاب ہے۔ پھر تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا لاکھ

---

1 Al-Nahal 16:97.

2 Mubarak Ali,TariekhaurAurat ,TareekhPublications ,Lahore ,2014.Pg 105.

3 Above ,Pg 16.

4 Al-Ahzab 21:33.

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

افراد کے سامنے عظیم بین الاقوامی خطبہ ارشاد فرما کر بین الاقوامی دنیا کے اندر بھی انقلاب برپا کر دیا۔ فرمایا کسی قوم کو نسل کی بنیاد پر دوسری قوم پر فخر نہیں ہے۔ فخر بس اُس پر ہے جو خدا کے قریب ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع در حقیقت بین الاقوامی قیادت کے لیے تھا۔ اس خطبے نے تمام ممالک کو اور اس کرہ ارض پر رہنے والی ہر قوم کو جینے اور جینے دو کا فلسفہ سمجھا دیا کہ نہ کسی کے کام میں مداخلت کرو، نہ اپنے کام میں مداخلت ہونے دو۔ لہذا اگر دنیا کی زندگی ایسی ہو جائے تو پھر وہ نظامِ امن قائم ہو جائے گا۔

دین اسلام نے مرد و عورت کو برابر کا مقام عطا فرمایا بلکہ عورت کو وہ مقام عطا فرمایا جو کسی بھی قدیم اور جدید تہذیب نے نہیں دیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل ایمان کی جنت ماں کے قدموں تلے قرار دے کر ماں کو معاشرے کا سب سے زیادہ مکرم و محترم مقام عطا کیا، اسلام نے نہ صرف معاشرتی و سماجی سطح پر بیٹی کا مقام بلند کیا بلکہ اسے وراثت میں حقدار ٹھہرایا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا میں عورت کے تمام روپ اور کردار کو اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمایا: اب جس دور میں عورت ہو، جس مقام پر ہو اور اپنی حیثیت کا اندازہ کرنا چاہے تو وہ ان کرداروں کو دیکھ کر اپنی حیثیت کو پہچان سکتی ہے۔

حضرت مریم بنت عمرانؑ:

حضرت مریمؑ کو بہترین عورت قرار دیا گیا، اس میں کونسا راز اور حکمت تھی جس کی وجہ سے ان کو یہ مقام ملا؟ اگر ہم حضرت مریمؑ کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ عورت ہو کر اللہ کی بہت بڑی ولیہ کاملہ، شاکرہ اور صابرہ تھیں۔ اللہ کی ذات پر اول و آخر اعتماد رکھتی تھیں۔ انہوں نے اللہ کی رضا کے لئے خاندان کے طعنوں کو صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ وہ ایک ایسے عظیم بیٹے کی ماں بننے والی تھیں جو اللہ کا نبی اور رسول تھا۔ وہ بہت پاکدامن اور پاکباز تھیں کہ جن کی پاکیزگی کی شہادت اللہ نے خود اپنے شیر خوار نبی کی زبان سے پنگھوڑے میں دلوائی۔ یہ وہ صفات تھیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا کہ عورتوں میں آپ کو منتخب فرمایا اور اس کا ذکر اپنی ابدی کتاب میں یوں فرمایا: وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ""اور (وہ بھی یاد کرو کہ) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ اے مریم، بیشک اللہ نے تم کو (اپنے کرم خاص سے) چن لیا، تم کو طہارت (و پاکیزگی) سے نواز دیا، اور تم کو چن لیا دنیا بھر کی عورتوں کے مقابلے میں" یہ وہ ماں کا کردار جس نے عظیم ہستی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا، اور آج بھی ضرورت ہے کہ جو ماں چاہتی ہے اپنی اولادوں کو عظیم بنائے وہ اللہ کی محبت کو اپنے من میں پیدا کرے، اپنے آپ کو اس کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دے، دین کی دعوت کے فروغ کے لئے گھر سے باہر نکلنے پر عار محسوس نہ کرے، تو پھر آج کے دور میں عظیم انقلابی جوان پیدا ہو سکتے ہیں۔

حضرت خدیجہ الکبریؓ:

حضرت خدیجہ الکبریؓ کی بے مثل قربانیوں سے ہی اسلام کا آغاز ہوتا ہے۔ حضرت خدیجہؓ مکہ کی بہت بڑی تاجرہ تھیں۔ نیک سیرت اور بہترین نسب و شرف کی مالکہ، مگر جب ایک مثالی بیوی کے روپ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد زوجیت میں آئیں تو انہوں نے اپنا وقت اور اپنا سارا مال و دولت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا، وہ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و بلند مرتبہ کی قائل ہو گئی تھیں، حضرت خدیجہؓ کو نہ صرف زوجیّت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم شرف حاصل ہوا، بلکہ امّ المؤمنین ہونے کے ساتھ ساتھ خیر النساء کے عظیم لقب سے بھی سرفراز ہوئیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، گویا ایک عظیم بیوی کا کردار اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ دین کی جدوجہد کرنے والے اپنے شوہروں کا ساتھ دیں۔ یہاں تک کہ وقت آنے پر اپنا مال و دولت بھی دین کی سربلندی کے لئے خرچ کر دیں۔ تب اللہ کی طرف سے خوشخبریاں ملتی ہیں۔[5]

حضرت فاطمۃ الزہراءؓ:

حضرت فاطمۃ الزہراءؓ عظیم اور ہمہ گیر کردار کی مالکہ ہیں جو ایک بیٹی کے روپ میں، ایک ماں کی شکل میں اور ایک بیوی کے کردار میں قیامت تک آنے والی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے لئے نمونہ حیات ہے جس کو آج کے دورِ جدید میں آئیڈیل بنانے کی ضرورت ہے۔ آج کا معاشرہ اور جدید تہذیب اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک خیر النساء العالمین سیدہ فاطمہ الزہراءؓ سیرت طیبہ سے اپنے آپ کو رنگ نہ لے اور حضرت سیدہ فاطمہؓ نقش قدم پر نہ چلیں۔ آپ کو اگر بیٹی کے روپ میں دیکھو تو اپنے بابا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرتی نظر آتی ہیں، اگر بیوی کے روپ میں دیکھو تو اطاعت شعاری کے ساتھ اپنے خاوند حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ شیر خدا کی خدمت کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز بھی نظر آتی ہیں۔ ماں کے روپ میں دیکھو تو ایسے عظیم تربیت یافتہ دو شہزادے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما تیار کئے کہ جنہوں نے

---

[5] DukhtranIslam ,Mahnama, IdaraMinhajUl Quran ,Lahore ,July 2017,Pg 15.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

دین مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چراغ کو اپنے مقدس لہو سے روشن کر دیا۔ آج کی تہذیب میں ایک عورت کو اپنی حیثیت کا اندازہ حضرت سیدہ فاطمہؓ سیرت کی روشنی میں کرنا ہوگا۔[6]

حضرت آسیہؓ زوجہ فرعون:

آسیہؓ زوجہ فرعون کا کونسا کردار، عمل اور فعل ایسا تھا کہ جس نے اس خاتون کو جو ایک کافر و جابر اور ظالم بادشاہ کی بیوی ہونے کے باوجود وہ عظیم عزت اور مرتبہ سے سرفراز کیا کہ خیر النساء کا لقب عطا ہوا۔ یہ عظیم کردار ایک عورت کو اس کی حیثیت کی راہ دکھلاتا ہے۔ اور ظاہری عیش و عشرت، بناؤ سنگھار، شاہانہ زندگی کو اللہ کی رضا کی خاطر، اس کی محبت کے لئے قربان کر دینے کا درس دیتا ہے۔ تو پھر اللہ وہ مقام عطا فرماتا ہے کہ وہ نبیوں اور رسولوں کی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ ملا دیتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے دین کی خاطر دنیا کی ظاہری عیش و عشرت سے کنارہ کش ہو جائے۔[7]

تاریخ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فرمانبردار بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو دیکھ لیجئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اپنے خاوند کے حکم کی تعمیل میں بے آب و گیاہ وادی میں رہنا قبول کر لیا تھا۔ پھر جب وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے، پانی کی تلاش میں دیوانہ وار صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں تو اللہ نے ان کی فرمانبرداری اور خلوص کی قدر کرتے ہوئے، ان کے اس عمل کی تقلید قیامت تک کے لیے تمام مردوں پر لازم کر دی۔ المختصر یہ اسلام ہی کا کارنامہ ہے کہ حواء کی بیٹی کو عزت و احترام کے قابل تسلیم کیا گیا اور اس کو مرد کے برابر حقوق دیے گئے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اسلامی تاریخ کی ابتداء ہی عورت کے عظیم الشان کردار سے ہوتی ہے۔

معاشرے میں عورت کا کردار:

معاشرے اور عورت میں اس کے ساتھ ہونے والے برتاؤ کا موضوع قدیم ایام سے ہی مختلف معاشروں اور تہذیبوں میں زیر بحث رہا ہے۔ دنیا کی آدھی آبادی عورتوں پر مشتمل ہے۔ دنیا میں انسانی زندگی کا دارومدار جتنا مردوں پر ہے اتنا ہے عورتوں پر بھی ہے جبکہ فطری طور پر عورتیں خلقت کے انتہائی اہم امور سنبھال رہی ہیں۔ خلقت کے بنیادی امور جیسے عمل پیدائش اور تربیت اولاد عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔ معلوم ہوا کہ عورتوں کا مسئلہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے اور قدیم زمانے سے ہی معاشروں میں مفکرین کی سطح پر اسی طرح مختلف قوموں کی رسوم وروایات اور عادات واطوار میں اس پر توجہ دی جاتی رہی ہے۔

راہنمائی میں عورت کا کردار:

اسلام نے عورت کو معاشی، سماجی اور قانونی حقوق دے کر بااختیار بنایا ہے جس کی کوئی مثال دنیا میں کسی اور تہذیب میں نظر نہیں آتی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں خواتین ممبر پارلیمنٹ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک بار مدینہ کی پارلیمنٹ میں کہا گیا کہ خواتین کی شادی کے وقت جو حق مہر مقرر کیا جاتا ہے اس کی حد مقرر کی جائے۔ پارلیمنٹ کی ممبر ایک خاتون نے کھڑے ہو کر بل کو چیلنج کر دیا اور کہا کہ جب اللہ نے حد مقرر نہیں کی تو آپ کیسے کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عورت کے اس نقطہ نظر پر اس سے ثبوت مانگا تو اس پر اُس عورت نے قرآن کی یہ آیت مبارک بیان کی:

وَ اِنۡ اَرَدۡتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ ۙ وَّ اٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰىهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـئًا ‌ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ بُهۡتَانًا وَّ اِثۡمًا مُّبِيۡنًا۔[8]

'' اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا چاہو، اور تم اسے ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو، تو تم اس میں سے کچھ بھی واپس مت لو، کیا تم اسے واپس لو گے بہتان اور (بڑے اور) کھلے گناہ کا ارتکاب کر کے؟''اس عورت نے کہا کہ قرآن کے یہ الفاظ ''ڈھیروں مال'' اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ حق مہر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: أخطأ الرجل والمرأة أعطت الرأي الصحيح''[9] مرد خطا کر بیٹھا اور عورت نے صحیح رائے دی) اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا بل پارلیمنٹ سے واپس لے لیا۔

---

[6] Above

[7] Above Pg:15.

[8] Al-Nisa 4:20.

[9] Muhammad Bin Ali Al-Shokani,NeelUlAutar ,Dar Ibn e Jozi , Baroot ,2:107.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

فقہی امور میں عورت کا کردار:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لٹریچر، میڈیکل، قانون، فقہ اور حدیث کی ماہر تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے ہزارہا صحابہ کرام اکتساب علم کرتے اور آپ رضی اللہ عنہا سے احادیث مبارکہ روایت کرتے تھے۔10

سفارت واحتساب میں عورت کا کردار:

اسلام کی تبلیغ واشاعت میں عورتوں کا کردار بھی اہم دیکھا گیا ہے۔ اسی طرح سفارتی تعلقات میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ کو بطور سفیر ملک روم کی طرف بھیجا گیا۔11 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عبد اللہ کو مارکیٹ انتظامیہ میں اہم عہدہ دیا اور اُنہیں محتسب مقرر کیا۔ علاوہ ازیں دیگر تمام محکموں میں بھی ان کے پاس ذمہ داریاں ہوتی تھیں۔ جس میں وہ متحرک کردار ادا کرتی تھیں۔12 اسلام دینِ فطرت ہے جو حقوقِ انسانی کی عزت واحترام کی تعلیم دیتا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تین بار فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہوں اور مردوں کی کمائی میں عورت کا حق ہے۔ کیونکہ عورت کو نفقہ، کھانا اور رہائش دینا مرد کی ذمہ داری ہے۔

زوجین کا کردار:

میاں بیوی کے تعلق کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ 13 "اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک اہم نشانی یہ) ہے کہ اس نے پیدا فرمائیں تمہارے لئے تمہاری بیویاں خود تمہاری ہی جنس سے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کر سکو اور اس نے رکھ دی تمہارے درمیان محبت اور رحمت بیشک اس میں بڑی بھاری نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔" بخاری شریف میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اگر وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح زیادہ بہتر ہے۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنْ امْرَأَتِهِ مَا لَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا فَتَقُولُ أَمْسِكْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا۔14 کی تفسیر یوں بیان کی کہ ایک شخص اپنی بیوی میں ایسی باتیں مثلاً غرور وغیرہ دیکھے اور اس کو علیحدہ کرنا چاہئے پھر وہ عورت کہے کہ مجھ کو اپنے پاس رکھ جو تیرا جی چاہے میرے لیے تقسیم کر دے ایسی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر دونوں راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔" عائلی زندگی انسانی بقاء کی ضامن ہے اور اسلامی شریعت کے مطابق عائلی زندگی کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی اور انسانی مذاہب میں نہیں نظر آتا۔ اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کو باعث مودت اور رحمت بنایا ہے نہ کہ زحمت۔ اگر دونوں میاں بیوی میں نباہ نہ ہو تو ایک راستہ ضرور دیا ہے، مگر اس کو ناپسند عمل ٹھہرایا ہے۔

گھر کی سربراہی کا شعور:

گھر ایک چھوٹا سا معاشرتی ادارہ ہے۔ ضروری ہے کہ اس کو قائم رکھنے اور نظام کو بہتر انداز میں چلانے کے لئے صلاحیت درکار ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ کسی ایک فرد کی سربراہی ہو ورنہ ادارہ تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ وَّ بِمَاۤ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَیۡبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؕ (مرد حاکم (و سرپرست) ہیں عورتوں پر، (ایک تو) اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر (فطری اور جبلی) فضیلت بخشی ہے اور (دوسرے) اس لئے کہ مرد خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں ف۳ میں سے سو نیک بخت عورتیں، فرمانبردار (اور) حفاظت (و نگرانی) کرنے والی ہوتی ہیں)

---

[10]Shams UlDeen Al-Zahbi,TazkiratulHufaz ,DairaMua'rifUsmania , Baroot ,2009,1:28.

[11]Muhammad Bin JareerAltibri ,TarikhTibri ,bait ulafkarBaroot, 2:602

[12]Ibn e Hazam Al Zahiri ,AlMuhaliBilasar, darulKutbulIlmia ,2015,2:429.

[13]Al Room 21:13.

[14]Muhammad Ibn e Ismaeel Al Bukhari ,Al Jami ulSaheehLilbukhari ,Hadith No:38

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

قوام عربی لغت میں اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی معاملے کی اچھی طرح نگرانی کرتا ہو۔اس مفہوم کے مد نظر عورت کا قیم یا اس کا قوام اس آدمی کو کہا جاتا ہے جو اس عورت کے معاملہ کی نگرانی کرتا اور ہر طرح اس کی حفاظت کا اہتمام کرنے والا ہو۔"اگر مرد طبعی طور پر حکمرانی اور میدان کارزار میں کودنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو وہ عورت کا مرہون منت ہے۔انسانی معاشرہ اپنی تعمیر و ترقی کے لئے مرد اور عورت دونوں کے اوصاف کا یکساں محتاج ہے اور یہ دونوں انسانی زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں جن کے ذریعے گاڑی کا چلنا محال ہے تاہم اسلام مغرب کے مرد و زن میں مکمل مساوات کے نظریے کی سختی سے تردید کرتا ہے۔

عورت کی سفری ذمہ داریاں:

عورت گھر سے باہر نکلے تو پردہ کی حالت میں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِکَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔15"اے پیغمبر! کہو اپنی بیویوں بیٹیوں اور عام مسلمانوں کی عورتوں سے کہ وہ لٹکا دیا کریں اپنے (چہروں کے) اوپر کچھ حصہ اپنی چادروں کا یہ طریقہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جایا کریں پھر ان کو کوئی ایذاء نہ پہنچنے پائے اور اللہ تو بہر حال بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔" مگر لمبے سفر میں ہر گز اجازت نہیں ہے کہ وہ بغیر محرم کے سفر کرے۔جو عصر حاضر میں مسائل جنم لے رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات سے دوری ہے۔ہمارا جدید طبقہ مغرب کی تقلید میں زندگی بسر کرنے میں فخر سمجھتا ہے جب کہ مغرب کے طرز زندگی میں ذلت رسوائی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ قال: لا یحل لامراۃ تومن باللہ والیوم الاخر تسافر میسرۃ ثلث لیال الا و معها ذو محرم ۔16"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور یوم آخرت پر کہ وہ تین دن کا سفر کرے اور اس کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو۔"

پہلی جنگ عظیم اور عورت کا کردار:

جنگ عظیم اول عورتوں کے لئے مصائب کے ساتھ زیادہ آزادی بھی لے کر آئی۔ محاذ جنگ پر جانے والے مردوں کے کام عورتوں نے سنبھال لئے۔۱۸۶۰-۷۰ء کے عشروں میں بہت سی عورتوں نے روس میں پروان چڑھنے والی انقلابی تحریکوں میں شمولیت اختیار کی۔ان میں سے اکثر خواتین کا تعلق امرا یا سرکاری افسران کے خاندان سے تھا اور انہوں نے بیرون ملک تعلیم حاصل کی تھی جہاں انہوں نے اسٹڈی سرکلز بنائے تھے یا ان میں شرکت کی تھی۔الیگزینڈر دوم کے اصلاحات کے پروگرام کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان خواتین نے سماجی انصاف اور سیاسی تبدیلی کا مطالبہ کیا۔انقلابی خواتین و حضرات نے انقلابی مواد کی اشاعت و تشہیر کے ساتھ ساتھ سیاسی اور اقتصادی دہشت گرد کارروائیوں میں بھی حصہ لیا۔کسانوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے اور ان میں سوشلسٹ شعور بیدار کرنے کے لئے ۱۸۷۴ء میں ہزاروں انقلابیوں نے دیہاتوں کا رخ کیا۔زار حکومت نے اس تحریک کو کچلنے میں دیر نہیں لگائی اور ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔جلد ہی نئے گروپس نمودار ہو گئے، کچھ عدم تشدد کے حامی تھے، کچھ پر تشدد کارروائیوں میں یقین رکھتے تھے۔ان ہی میں سے ایک انقلابی دہشت گرد گروہ نے الیگزینڈر زار دوم کو قتل کر دیا۔انیسویں صدی کی چند مشہور ترین انقلابی خواتین میں ویرا زیسولچ۔ماریہ سپیریڈونووا، ویرا فگنر اور ایکاٹرینا وغیرہ شامل تھیں۔17

قومی ترقی میں عورتوں کا کردار:

کوئی بھی ملک حقیقی معنی میں تعمیر نو کا خواہاں ہے تو اس کی سب سے زیادہ توجہ اور اس کا بھروسہ افرادی قوت پر ہونا چاہئے۔جب افرادی قوت کی بات ہوتی ہے تو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ ملک کی آدھی آبادی اور نصف افرادی قوت عورتوں پر مشتمل ہے۔اگر عورتوں کے سلسلے میں غلط طرز فکر جڑ پکڑ لے تو حقیقی اور ہمہ جہتی تعمیر و ترقی ممکن ہی نہیں ہے۔خود عورتوں کو بھی چاہئے کہ اسلام کے نقطہ نگاہ سے عورت کے مرتبہ و مقام سے واقفیت حاصل کریں تاکہ دین مقدس اسلام کی اعلی تعلیمات پر اتکاء کرتے ہوئے اپنے حقوق کا بخوبی دفاع کر سکیں، اسی طرح معاشرے کے تمام افراد اور مردوں کو بھی اس سے واقفیت ہونا چاہئے کہ عورت کے تعلق سے، زندگی کے مختلف شعبوں میں عورتوں کی

---

[15]Al Ahzab 33:59.

[16]Muslim Bin Hujaj Al Qusheri ,AljamiulsahihLilmuslim ,KitabulHajj,Raqmul Hadith 234.

[17]DukhtranIslam ,Mahnama, IdaraMinhajUlQuran,Pg 7.

شراکت کے تعلق سے، عورتوں کی سرگرمیوں، ان کی تعلیم، ان کے پیشے، ان کی سماجی، سیاسی، اقتصادی اور علمی فعالیتوں کے تعلق سے اسی طرح خاندان کے اندر عورت کے کردار اور معاشرے کی سطح پر اس کے رول کے تعلق سے اسلام کا نقطہ نگاہ کیا ہے۔18

عورت کے سماجی وقار میں حجاب کا کردار:

حجاب کا مطلب عورت کو سب سے الگ تھلگ کر دینا نہیں ہے۔ اگر حجاب کے سلسلے میں کسی کا یہ نظریہ اور تصور ہے تو یہ سراسر غلط نظریہ ہے۔ حجاب تو در حقیقت معاشرے میں مرد اور عورت کو ضرورت سے زیادہ اختلاط سے روکنا ہے۔ ضرورت سے زیادہ قربت معاشرے، مرد اور عورت دونوں بالخصوص عورت کے لئے تباہ کن نتائج کی حامل ہوتی ہے۔ حجاب کو ملحوظ رکھنے سے عورت کو اپنے اعلی روحانی مقام پر پہنچنے میں مدد ملتی ہے اور وہ سر راہ موجود نازک موڑ پر لغزش سے محفوظ رہتی ہے۔ عورتوں کے دفاع کے سلسلے میں کیا جانے والا ہر اقدام بنیادی طور پر عورت کی عفت و پاکیزگی کی حفاظت پر مرکوز ہونا چاہئے۔ عورت کی عفت و پاکیزگی فی الواقع دوسروں کی نظر میں حتی خود شہوانی خواہشات میں غرق انسانوں کی نظر میں عورت کا احترام اور وقار قائم کرتی ہے۔ اسلام عورت کی عفت و پاکدامنی پر خاص تاکید کرتا ہے۔ البتہ مردوں کی پاکدامنی بھی ضروری چیز ہے۔ عفت صرف عورتوں سے مخصوص نہیں ہے، مردوں میں بھی پاکدامنی ہونی چاہئے۔

عورتوں کو جہاں حجاب سے محروم کر دیا جاتا ہے، جہاں عورت کو عریانیت اور برہنگی میں مبتلا کر دیا جاتا ہے وہاں سب سے پہلے تو خود عورت کی سلامتی اور اس کا تحفظ اور دوسرے مرحلے میں مردوں اور نوجوانوں کی سلامتی خطرات کی زد پر آجاتی ہے۔ معاشرے اور ماحول کو محفوظ اور صحتمند رکھنے کے لئے اور ایسی فضا قائم کرنے کے لئے اسلام نے حجاب کا اہتمام کیا ہے جس میں عورت بھی معاشرے میں اپنی سرگرمیاں انجام دے سکے اور مرد بھی اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکے۔19

تعلیم و تربیت میں عورت کا کردار:

گھر اور کنبے کے اندر عورتوں کی ایک بڑی ذمہ داری بچوں کی تربیت کرنا ہے۔ جو عورتیں گھر کے باہر کی اپنی سرگرمیوں کی وجہ سے ماں بننے سے گریز کرتی ہیں وہ در حقیقت انسانی فطرت اور اپنے نسوانی مزاج کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ جو خواتین اپنے بچوں، ان کی تربیت، انہیں دودھ پلانے اور انہیں اپنی مہر آگیں آغوش میں لینے اور پرورش کر کے انہیں پروان چڑھانے جیسے کاموں کو بعض ایسے امور کی وجہ سے ترک کر دیتی ہیں جن کی انجام دہی کا انحصار ان کی ذات پر نہیں ہے، وہ بہت بڑی غلطی کر رہی ہیں۔ بچوں کی پرورش کی بہترین روش یہ ہے کہ ان کی پرورش ماں کی آغوش میں اس کی مہر و الفت اور مامتا کی چھاؤں میں ہو۔ جو خواتین اپنے بچوں کو اس خداداد نعمت سے محروم کر دیتی ہیں، ان سے بہت بڑی غلطی سرزد ہو رہی ہے۔ ان کا یہ عمل ان کے بچوں کے لئے بھی نقصان دہ ہے، خود ان کے اپنے لئے بھی ضرر رساں ہے اور معاشرے کے لئے زیاں بار ثابت ہوتا ہے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ عورت کا ایک اہم ترین فریضہ یہ ہے کہ بچوں کو اپنے جذبات کی گرمی سے، اپنی صحیح تربیت سے اور اپنی پوری توجہ اور دلجمعی کے ذریعے ایسا بنائیں کہ یہ بچہ جب بڑا ہو تو ذہنی اور نفسیاتی لحاظ سے ایک صحتمند انسان ہو، احساس کمتری سے دوچار نہ ہو، نفسیاتی پیچیدگیوں میں گرفتار نہ ہو، اس ذلت و بدبختی اور بے شمار مصیبتوں سے محفوظ رہے جن سے مغرب میں یورپ اور امریکا کی نوجوان نسلیں دوچار ہیں۔20

عورتوں کی ذمہ داریاں اور کردار:

اسلام میں مرد و زن کے لئے میدان کھلا ہوا ہے۔ اس کا ثبوت اور دلیل وہ اسلامی تعلیمات ہیں جو اس سلسلے میں موجود ہیں اور وہ اسلامی احکامات ہیں جو مرد اور عورت دونوں کے لئے یکساں طور پر سماجی ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہیں۔ معاشرے میں عورتوں کی وہ سرگرمیاں بالکل جائز، پسندیدہ اور مباح و بلا اشکال ہیں جو اسلامی حدود کی پابندی کرتے ہوئے انجام دی جائیں۔ جب معاشرے میں مرد اور عورتیں دونوں ہی تعلیم حاصل کریں گے تو تعلیم یافتہ افراد کی تعداد اس دور کے مقابلے میں دگنی ہو گی جس میں تعلیمی سرگرمیاں صرف مردوں سے مخصوص ہو کر رہ جائیں۔ اگر معاشرے میں عورتیں تدریس کے شعبے میں سرگرم عمل ہوں گی تو معاشرے میں اساتذہ کی تعداد اس دور کی بنسبت

---

[18]Above :Pg:7

[19]DukhtranIslam ,Mahnama, IdaraMinhajUl Quran,Pg:9.

[20]Dukhtran Islam ,Mahnama, IdaraMinhajUl Quran,Pg:12

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

دگنی ہو گی جس میں یہ فریضہ صرف مردوں تک محدود ہو۔ تعمیراتی سرگرمیوں، اقتصادی سرگرمیوں، منصوبہ بندی، فکری عمل، ملکی امور، شہر، گاؤں، گروہی امور اور ذاتی مسائل اور خاندانی معاملات میں عورت و مرد کے مابین کوئی فرق نہیں ہے۔ سب کے فرائض ہیں جن سے ہر ایک کو عہدہ برآ ہونا چاہئے۔21

سیاست میں عورت کا کردار:

اسلام میں عورت کا کردار صرف خاندان یا معاشرے تک ہی محدود نہیں بلکہ اہلیت کی بنیاد پر عورت کو سیاسی اور ریاستی سطح پر بھی کردار دیا گیا ہے۔ قرآنِ حکیم میں مسلم معاشرے میں ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہوئے مرد و خواتین دونوں کو برابر اہمیت دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۔22 اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں۔ نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانتے ہیں ان لوگوں پر ضرور اللہ تعالیٰ رحم کرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ قادر (مطلق) ہے حکمت والا ہے۔"

سیاست میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی اطاعت اور مرد و خواتین کے باہمی تعاون سے ہی ایک مثالی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی خواتین کو عملی سیاسی میدان میں بطورِ سیاسی مشیر، انتظامی ذمہ داریوں پر تقرری، سفارتی مناصب پر تعیناتی، ریاستی دفاعی ذمہ داریوں میں نمائندگی اور عورت کا حقِ امان دہی جیسے مختلف حقوق دے کر ان کی سیاسی اہمیت کو واضح کیا ہے۔

اسلامی ریاست میں عورتوں کے حقوق و فرائض:

اسلامی ریاست ہیں میں جس طرح مردوں کو حقوق حاصل ہیں اسی طرح عورتوں کو بھی حقوق حاصل ہیں اور جس طرح مردوں پر فرائض عائد ہوتے ہیں بطور شہری کے ایک مسلم اور مسلمہ میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن دونوں کے حقوق و فرائض کی نوعیت قدرے مختلف ہے۔ اسلام مرد و زن کی مساواتی عمل جو مغرب کا دیا ہوا ہے اس کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا جس میں آج عورت بے بس دکھائی دیتا ہے۔ اسلامی معاشرہ کے اخلاقی تحفظ کے لئے دونوں جنسوں کو اسلام الگ الگ رکھنا چاہتا ہے تاکہ انسانی نسلیں محفوظ اور عورت امن کی زندگی گزار سکے۔ اسلامی ریاست میں عورتوں کے حقوق و فرائض مولانا امین احسن اصلاحی نے تجویز فرمائے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ عورت اپنی ملک ذاتی رکھ سکے گی اور ریاست اس کے حق کی محافظ ہو گی۔

۲۔ اسلامی ریاست ہر عورت کے جان و مال اور ناموس کی حفاظت کا ذمہ لے گی۔

۳۔ عورت کی شخصی آزادی بالکل محفوظ ہو گی۔

۴۔ عورت کو تحریر و تقریر کی مکمل آزادی ہو تاکہ وہ اپنے حقوق پر آزادانہ رائے کا اظہار کر سکے۔

۵۔ شریعت نے عورت کو جو حقوق دیے ہیں۔ اسلامی ریاست کو ان کو مکمل کروانے کی ذمہ دار ہے۔

۶۔ اسلام کے حدود کے اندر مسلک و مذہب کی جو آزادی مردوں کو حاصل ہو گی وہ عورتوں کو بھی حاصل ہو گی۔

۷۔ عورت کو قانونی مساوات حاصل ہو گی۔

۸۔ عورتوں کو انصاف کی بروقت فراہمی کی ذمہ دار اسلامی ریاست ہو گی۔

۹۔ ضرورت مند عورت کی کفالت ریاست کی ذمہ داری ہو گی۔

۱۰۔ جس طرح مردوں کی تعلیم کا ریاست بندوبست کرے گی اسی طرح عورتوں کی تعلیم کا بھی بندوبست اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہو گی۔

---

21 DukhtranIslam ,Mahnama, IdaraMinhajUl Quran,Pg:12-13.

22 Al-Toba9:71.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

۱۱۔ اسلامی بیت المال میں عورتوں کو بھی حقوق حاصل ہوں۔23

نتیجہ بحث:

اسلام میں عورتوں کے اجتماعی حقوق وفرائض کا مسئلہ اس قدر واضح ہے کہ اس کی افہام و تفہیم کے لئے کسی خاص کاوش کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے معاشرتی و اجتماعی مسائل میں سے سب سے زیادہ اس مسئلہ کو واضح کر دیا گیا ہے۔ عورت معاشرے کی ایک بھرپور اکائی ہے۔ اس کا زندگی کے ہر گوشے سیاسی، اقتصادی، عائلی اور تربیتی میں خاص کردار ہے۔ ملک کا مستقبل سنوارنے کے لیے نسلِ نو کی پرورش اور تربیت میں اس کا بڑا عمل دخل ہے۔ اسلامی معاشرہ ہو یا غیر اسلامی معاشرہ، مشرقی سوسائٹی ہو یا مغربی سوسائٹی، اس کے معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی نظام میں انسانی حقوق کو Establish کرنے میں اور اسے ایک مستحکم مضبوط ملک بنانے میں کوئی منصوبہ خواتین کی بھرپور شرکت کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ عورت کو ذہنی، فکری، تعلیمی، تحقیقی اور انتظامی کسی طرح بھی صلاحیت میں مرد سے کم نہیں رکھا گیا۔

سفارشات وتجاویز:

۱۔ اصلاحِ معاشرہ میں عورت کی حیثیت کو منوانے کے لیے سیرت طیبہ سے درجنوں مثالیں دے کر مردوں کے اندر خواتین سے حسنِ سلوک کا شعور اجاگر کیا جائے ۔

۲۔ خواتین کے سماجی، معاشرتی اور معاشی مسائل کے حل کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس کے ذریعے سے عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

۳۔ خواتین اپنی اپنی فیلڈز میں پی ایچ ڈیز کریں، پالیسی ساز اداروں میں شامل ہوں ڈاکٹر، انجینئر، جج بنیں سیاستدان بنیں، تاکہ قانون سازی اور اس پر عملدرآمد کے ضمن میں حائل رکاوٹیں دور کرنے میں اپنا موئثر کردار ادا کریں۔

۴۔ عورت کو ہر بنیادی فیصلہ سازی اور پالیسی سازی میں مشاورت اور رائے دہی کا حق دیا جائے تاکہ اس میں وسعتِ نظری، وسعتِ قلبی اور انسانیت کے حقوق کے علمبردار ہونے کا جذبہ پیدا ہو اور اس کا کردار مثالی بنے۔

23 اصلاحی امین احسن، اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام، ص ۲۲۲ Amin Ahsan Islahi,IslamiMoashra man AuratkaMaqam ,Faran Foundation ,Lahore ,222.